



## سوال

(105) کیا تہجد اور تراویح علیحدہ علیحدہ ہیں؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا تہجد اور تراویح علیحدہ علیحدہ ہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بعض لوگ مذکورہ حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس کا تعلق نماز تہجد کے ساتھ ہے تراویح کے ساتھ نہیں۔ آپ نے تراویح اور تہجد علیحدہ علیحدہ پڑھی ہیں اور یہ بات بڑے بڑے حنفی علماء بھی تسلیم کرتے ہیں کہ تہجد اور تراویح کے علیحدہ علیحدہ پڑھنے پر کوئی دلیل موجود نہیں جیسا کہ مولانا انور شاہ کاشمیری دہلوی نے رقمطراز ہیں:

"والامناص من تسلیم ان التراویح علیہ السلام کانت مما ینیر رکعات ولم یثبت فی روایہ من الروایات لہ علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم التراویح والتہجد علی حدیثی رمضان۔"

"یہ تسلیم کے بغیر چارہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح آٹھ رکعات تھیں اور کسی روایت سے ثابت نہیں کہ آپ نے تراویح اور تہجد کو رمضان میں علیحدہ علیحدہ پڑھا ہو۔"

یعنی اگر تراویح اور تہجد الگ الگ نمازیں ہوتیں تو رمضان میں ان کے الگ الگ پڑھنے کا آپ سے کوئی ثبوت ملنا چاہیے تھا۔ لہذا ماننا پڑے گا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو گیارہ رکعات عام دنوں میں تہجد کے طور پر پڑھتے تھے، وہی گیارہ رکعت رمضان میں ادا کرتے تھے فرق صرف ان کے اوقات اور قیام میں طوالت کا تھا۔ ابوداؤد وغیرہ کے حوالے سے مذکورہ روایت جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین راتوں میں جماعت کرانے کا تذکرہ ہے، اس میں یہ دلیل بھی موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی نماز تراویح کو رات کے تین حصوں میں پڑھا اور تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے اخیر رات تک اپنے عمل سے بتا دیا جس میں تہجد کا وقت آگیا پس فعل رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ عشاء کے بعد طلوع فجر تک ایک ہی نماز ہے۔ یہی بات مولوی عبدالحی لکھنوی حنفی نے اپنے فتاویٰ اردو ۲۹/۱ پر لکھی ہے۔

علاوہ ازیں ائمہ محدثین نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث پر قیام رمضان اور تراویح کے ابواب باندھے ہیں جیسا کہ صحیح بخاری میں کتاب صلوة التراویح باب فضل من قام رمضان کے تحت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث ذکر کر کے بتا دیا کہ اس کا تعلق نماز تراویح کے ساتھ ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں ۲۹۶، ۳۹۵ پر باب ما روی فی عدد رکعات التقیام فی شہر رمضان اور امام محمد بن حسن شیبانی شاگرد امام ابو حنیفہ نے اپنی مواہب میں ص ۱۳۱ پر باب قیام شہر رمضان لوفانیہ من الفضل قائم کیا ہے یعنی اس حدیث کا تعلق قیام رمضان کے ساتھ ہے۔ اس کے علاوہ متعدد ائمہ نے اس حدیث کو ۲۰ رکعت والی مجموع و منکر روایت کے مقابلہ میں بطور معارضہ پیش کیا ہے جیسا کہ علامہ زبلی حنفی نے نصب الراہیہ ۲/۱۸۳، علامہ ابن حجر عسقلانی نے الدرر ۱/۲۰۳، علامہ ابن ہمام حنفی نے فتح القدر ۱/۳۶۷، علامہ عینی



نے عہدہ القاری ۱۲۸/۱۱ میں اور امام سیوطی نے الحادی للفتاویٰ ۳۲۸/۱ پر ذکر کیا ہے۔

سیدنا جابر انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ :

((صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان ثمان رکعات والوتر))

"ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں آٹھ رکعتیں اور وتر پڑھائے۔ (صحیح ابن خزیمہ ۲/۱۳۸، ابن حبان ۶۳، ۲۶۰/۳)

امام ذہبی میزان میں فرماتے اور اس حدیث کی سند وسط (حسن) ہے۔ اسی طرح ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ آج رات میرے ساتھ ایک بات ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، اے ابی وہ کیا بات ہے؟ میرے گھرانے کی عورتوں نے کہا ہم قرآن نہیں پڑھتیں، اس لئے تمہاری اقتداء میں نماز ادا کریں گی۔

فضلیت بہن ثمان رکعات ثم اوترت قال فلما شبہ الرضا ولم یقل شیئا"

مسند ابی یعلیٰ ۳/۲۳۶ امام بیہقی نے اس سند کو حسن کہا ہے۔ (مجمع الزوائد) میں نے انہیں آٹھ رکعات پڑھائیں۔ پھر تراویح لکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہ کہا گویا اس پر رضا مندی ظاہر کی۔ "ان احادیث سے بھی معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نماز تراویح میں آٹھ رکعات ہے۔  
حدیث ما عندی والنداء علم بالصواب

## آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج 1

محدث فتویٰ